جلد ۲۶ | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۸ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۳۷

کیونکر "الفضل" کی اشاعت میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہو سکتی؟

گذشتہ سے پیوستہ ہفتہ میں جب پریس کی مشین ٹوٹ جانے اور باوجود انتہائی جدوجہد کرنے اور خرچ اٹھانے کے تین چار دن سے قبل قابلِ استعمال نہ ہونے کی وجہ سے متواتر تین روز "الفضل" شائع نہ کیا جا سکا۔ تو گو اس سے عملہ کو اور اس سے بہت زیادہ ناظرینِ اخبار کو تکلیف ہوئی لیکن اس موقعہ پر کسی قدر یہ اندازہ لگانے کا موقعہ بھی مل گیا۔ کہ جماعت احمدیہ میں "الفضل" کو کس قدر مقبولیت حاصل ہے۔ اور اس کی جدائی کی تکلیف کس شدت کے ساتھ محسوس کی جاتی ہے۔

مقامی اصحاب میں تو پہلے ہی دن بے چینی اور اضطراب پھیل گیا۔ صبح سویرے مقررہ وقت پر جب انہیں اپنے مکانوں پر اخبار نہ پہونچا۔ تو ہر ایک نے سمجھا۔ کہ تقسیم کنندہ غلطی سے پرچہ دینا بھول گیا ہے۔ اور پھر ان کی طرف سے پرچہ کے لئے دفتر میں پیغام آنے شروع ہوئے۔ اکثر اصحاب کو خود آنا پڑا۔ جن کی آگاہی کے لئے دفتر کے بیرونی دروازہ پر یہ لکھ کر لگا دیا گیا۔ کہ مطبع کی مشین کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے اخبار نہیں چھپ سکا۔ امید ہے کل تک دونوں پرچے تیار ہو جائیں گے۔ لیکن جب دوسرے دن بھی پرچہ نہ شائع ہوا۔ تو مزید بے اطمینانی پھیلی۔ اور پھر جب تک پرچہ شائع نہیں ہو گیا۔ دفتر کے ہر کارکن سے دن میں بیسیوں دفعہ پوچھا جاتا۔ کہ کب اخبار چھپیگا۔ اور اسے اپنی بے بسی کا اعتراف کرتے ہوئے یہ جواب دینا پڑتا۔ کہ انشاء اللہ بہت جلد۔

یہ تو مرکز کا حال تھا۔ جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خیروعافیت ہر لمحہ معلوم کی جا سکتی ہے۔ سلسلہ کے متعلق ہر ایک خبر دیگر ذرائع سے باسانی مل سکتی ہے۔ عام حالات اور واقعات کی اطلاع بھی اور ذریعوں سے پہونچتی رہتی ہے لیکن بیرونی اصحاب کی بے چینی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ جن کے لئے روزانہ مرکز کے حالات معلوم کرنے کا واحد ذریعہ "الفضل" ہی ہے۔ اور وہ اس کے لئے چشم براہ رہتے ہیں۔ دوسرے دن بھی جب اخبار کے چھپنے کا کوئی انتظام ہوتا نظر نہ آیا۔ تو بیرونی احباب کی بے چینی اور اضطراب کے پیش نظر ضروری سمجھا گیا۔ کہ بذریعہ چٹھی ان کو اصل حالات سے اطلاع دے دی جائے۔ چنانچہ چٹھی چھاپ کر بھیجدی گئی۔ اس سے احباب کرام کو یہ تو معلوم ہو گیا۔ کہ "الفضل" کو کیا افتاد درپیش ہے لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور سلسلہ کے متعلق حالات معلوم نہ ہونے کی وجہ سے جو بے چینی تھی۔ وہ دُور نہ ہو سکی۔ اور ہمیں مختلف اطراف سے اس قسم کے خطوط آنے لگے۔ کہ جب تک اخبار کی اشاعت کا انتظام نہیں ہوتا۔ اس وقت تک روزانہ ایک ورق یا زیادہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خیروعافیت اور سلسلہ کی ضروری خبریں چھاپکر بھیجدیا کریں۔ اور اس پر اس قدر زور دیا گیا۔ کہ اگر اخبار کی اشاعت کا جلد انتظام نہ ہو جاتا۔ تو ہم اس قسم کی کسی تجویز پر ضرور عمل شروع کر دیتے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ احباب کرام کا یہ اضطراب اور بے چینی اس اخلاص اور محبت کی وجہ سے تھی۔ جو انہیں اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والاصفات سے ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے ہے۔ اور پھر اس جوش اور ولولہ کی وجہ سے تھی۔ جو خدمتِ دین اور اشاعت اسلام کے متعلق ان کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ محبوب کی خیروعافیت سے مطلع کرنے والا۔ اس کی باتیں سنانے والا۔ اس کے ارشادات سے آگاہ کرنے والا اور اس کی سرگرمیوں کے نتائج۔ اور دوسرے حالات سے آگاہ کرنے والا بھی محبت اور چاہت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور احمدیت کے متعلق یہ سعادت "الفضل" کو حاصل ہے۔ اس لئے احباب کرام نے اسکے متعلق بھی بڑے پُرجوش الفاظ میں محبت کا اظہار کیا۔ جس کے لئے کارکنان "الفضل" ان کے بے حد ممنون ہیں اور اس وقت جبکہ تھوڑی سی جدائی جذباتِ محبت میں جوش پیدا کرنے کا موجب ہو چکی ہے۔ یہ گزارش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ "الفضل" کو یہ مشکل اس لئے پیش آئی۔ اور احباب کو یہ تکلیف اس لئے اٹھانا پڑی۔ کہ "الفضل" اس قسم کے حادثات سے اخبار کی اشاعت کو محفوظ رکھنے کا انتظام نہ کر سکا۔ آئندہ کے لئے اگرچہ بہت کچھ مزید مالی بوجھ اٹھا کر انتظام کیا گیا ہے۔ مگر وہ اس وقت تک قابلِ اطمینان صورت اختیار نہیں کر سکتا جب تک "الفضل" کی مالی حالت قابلِ اطمینان نہ ہو اور ایسی وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک احباب اخبار کی اشاعت بڑھانے کی کوشش نہ فرمائیں۔ اگر تھوڑی سی توجہ کی جائے صاحبِ استطاعت اصحاب کو خریدار بنایا جائے اور جو اصحاب دوسرے کا اخبار پڑھتے ہیں۔ انہیں خود خریدنے پر آمادہ کیا جائے۔ تو بہت کچھ سہولت پیدا ہو سکتی ہے۔ کیا ہم امید رکھیں کہ احمدی جماعتوں کے ذمہ وار کارکن توجہ فرمائینگے؟

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے۔ اسمیں کامیابی کے لئے بھی دُعا کی جائے۔

جماعت کا یوں بھی فرض ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کے لئے دعائیں کرے۔ لیکن اب جبکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ تو خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے کی خرابی کی وجہ سے سردرد کی شکایت اور کسی قدر حرارت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف اور معدہ میں درد کے باعث تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام آج حلقہ مسجد مبارک میں ایک نائٹ سکول کا افتتاح کیا گیا۔ جس میں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ حکیم مولوی عبداللطیف صاحب گجراتی منشی فاضل پڑھایا کریں گے۔

مجلس ارشاد اور سکول کے طلبار کے مابین آج بعد نماز عشاء بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں اس موضوع پر دلچسپ مناظرہ ہوا کہ فیڈریشن ہندوستان کے لئے قابلِ قبول ہے یا نہیں۔

اخبار احمدیہ

ضروری اعلان ایک نارمل پاس احمدی بیکار ہے۔ اگر کسی دوست کو پرائیویٹ ٹیوشن کے واسطے ضرورت ہو۔ تو اسے منگوا لیں۔ مفتی محمد صادق قادیان

درخواست ہائے دُعا شیخ عابد علی صاحب مکیریاں اپنے لڑکے عنایت کی صحت کے لئے مولوی رحمۃ اللہ صاحب بنگہ اپنی صحت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے نیز اپنے بیٹے ہدایت اللہ اور عطاء اللہ کے برسر روزگار ہونے کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

تحریک جدید سال چہارم کا طوعی چندہ اور زمیندار جماعتیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیام پر متعدد جماعتوں اور افراد نے تحریک جدید سال چہارم کے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف توجہ کی ہے۔ بعض نے تو بڑا حصہ ادا کر دیا ہے۔ اور بعض نے سارا ادا کر دیا۔ جن جماعتوں نے یا افراد نے توجہ نہیں کی انہیں فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔ اس جگہ اس امر کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن جماعتوں نے تحریک جدید کے سکرٹری انتخاب کر لئے ہیں۔ وہ تو سرگرمی سے عملی قدم اٹھا رہی ہیں۔ مگر جنہوں نے اب تک انتخاب نہیں کیا۔ انہیں فوری انتخاب کر کے اطلاع دینی چاہیئے۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ ہر شہری یا زمیندار چھوٹی یا بڑی جماعتیں دو سکرٹریوں کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔ ذیل کی زمیندار جماعتوں نے چندہ کی ادائیگی میں نمایاں حصہ لیا ہے۔

(۱) جماعت بہلول پور ضلع سیالکوٹ۔ اس جماعت کا وعدہ ۱۲۷ تھا۔ اس میں سے ۱۰۸ کی رقم داخل ہو چکی ہے۔ اور باقی ۱۹ روپے ماہ جون میں بھیجنے کی اطلاع دی ہے ضلع سیالکوٹ کی زمیندار جماعتوں کو اس جماعت کے نمونہ کی تقلید کرنی چاہیئے۔ بہلول پور کے سکرٹری مال تحریک جدید چودہری عنایت اللہ خاں صاحب ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزا

(۲) جماعت محمود آباد سندھ کے سکرٹری مال تحریک جدید فتح محمد احمد صاحب ہیں۔ ان کی جماعت کا وعدہ ۱۲۵ کا تھا جس میں سے ۸۰ کی رقم اور ساٹھ من گندم ہاڑیوں سے وصول کر کے سٹور میں رکھی ہوئی ہے۔ جو جلد فروخت کر کے رقم بھیج دی جائے گی۔ کچھ رقم کارکنان کے ذمہ ہے۔ جنہوں نے اس تنخواہ پر سو فی صدی وعدوں کے پورا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں چودہری عبدالعزیز صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی سترہ تولہ چاندی بھی سکرٹری مال تحریک جدید کے پاس ہے۔ یہ جماعت انشاء اللہ اس مہینہ میں اپنا وعدہ پورا کر دے گی۔

(۳) نجمور و سندھ کی جماعت کا وعدہ ۴۴۱ روپے کا تھا۔ اس میں سے ۴۰۶ کی رقم مئی کے آخر تک آ چکی ہے۔ جو ۹۲ فی صدی کی نسبت سے ہے۔ آٹھ فیصدی کی رقم بھی انشاء اللہ تعالیٰ چودہری محمد سعید صاحب بھیجدیں گے۔ سندھ کی وہ زمیندار جماعتیں جن کے وعدوں کی وصولی کچھ نہیں۔ ان کو یہ موقعہ غفلت سے نہیں گزارنا چاہیئے۔ کیونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔

اس کے علاوہ اضلاع گورداسپور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور۔ سرگودہ۔ گجرات منٹگمری۔ ملتان۔ فیروزپور۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ لدھیانہ اور ریاست ہائے نابھہ پٹیالہ کشمیر نیز دوسری زمیندار جماعتوں کو بھی تحریک جدید کے چندہ میں بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

پس شہری اور زمیندار جماعتوں کو حضور کا یہ ارشاد دل پر نقش کر لینا چاہیئے۔ (۱) "میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ تحریک جدید کا چندہ جلد سے جلد ادا کرنا چاہیئے اور ابتدائی مہینوں میں ہی ادا کر دینا چاہیئے۔ مگر دوست اس کی ادائیگی پر پھر بھی غفلت سے کام لیتے ہیں"۔ (۲) "اگر وعدوں کو پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو تو وعدے ہی نہ کیا کریں"۔ "اگر اپنی خوشی سے وعدے کرو۔ تو پھر چاہے موت آ جائے چاہے ذلت برداشت کرنی پڑے۔ مگر ان وعدوں کو پورا کرو"۔ (۳) "یاد رکھو کوئی مومن مردود ہونا پسند نہیں کرتا۔ مومن ایک بات جانتا ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان مال خرچ کر کے اس دنیا سے گزر جائے"۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

اخبار "اہلحدیث" پر ایک نظر

نبی کا انتظار کیوں کرایا

اخبار "اہلحدیث" ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء کے مقالہ افتتاحیہ بعنوان "عیسائی مذہب نے اپنا جلوہ دکھا دیا" میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے عیسائی رسالہ المائدہ کا ایک اقتباس پیش کیا ہے جس میں لکھا ہے:۔

"ابراہیم سے نبوت کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور حضرت ملاکی نبی پر ختم ہو گیا۔ ان کے بعد نہ کوئی نبی ہوا۔ اور نہ کبھی ہوگا۔"

عیسائیوں کے اس عقیدہ پر مولوی صاحب بہت جز بز ہوئے ہیں۔ اور اعمال ۳/۱۹ سے "ایک نبی" کے آنے کی پیشگوئی پیش کر کے لکھتے ہیں:۔

"اگر نبوت کا سلسلہ خدا تعالےٰ نے توڑ دیا تھا۔ تو اس نبی کا انتظار کیوں کرایا گیا؟"

بلاشبہ یہ جواب معقول ہے لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا اسی قسم کے جواب کو خود اہلحدیث لوگ تسلیم کیا کرتے ہیں۔ عیسائی سلسلہ نبوت کا ملاکی پر خاتمہ مانتے ہیں۔ اور غیر احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی قسم کے نبی کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ حالانکہ احادیث امتِ مسلمہ کو "ایک نبی" کے آنے کا وعدہ دے رہی ہیں۔ قرآنی آیات اس امر کی تصریح کر رہی ہیں۔ اور خود سارے مسلمان اس امر کے منتظر تھے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تشریف لائیں۔ اگر ختم نبوت کے معنے سلسلۂ نبوت کو توڑ دینے کے ہیں۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ پھر خدا نے ایک نبی کے آنے کا انتظار کیوں کرایا۔ "اہلحدیث" کے پاس اس کا کیا جواب ہے۔

درحقیقت وُہ تمام لوگ غلطی پر ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ خدا نے سلسلۂ نبوت توڑ دیا ہے۔ اور اب دُنیا کی ہدایت۔ اور راہ نمائی کے لئے نبی مبعوث نہ کرے گا کیونکہ اس طرح سے نبوت کے بند ہونے کا مندرجہ ذیل دَو امور میں سے ایک امر باعث ہوگا۔

(۱) خدا کے خزانہ میں نبوت کی نعمت موجود نہیں رہی۔ اس لئے وُہ بندوں کو یہ نعمت دینے سے معذور ہے۔

(۲) انسانوں کو اس نعمت کی ضرورت نہیں رہی۔ اور وُہ ہمیشہ کے لئے ضلالت اور گمراہی سے محفوظ ہو گئے ہیں۔

مگر یہ دونوں صورتیں بدیہی البطلان ہیں۔ خدا کے خزانے بے انت ہیں۔ وما عندکم ینفد وما عند اللہ باق۔ انسانوں کی حالت بھی صاف بتا رہی ہے۔ کہ وُہ مصلح اور ہادی کے محتاج ہیں۔ عملاً بھی دُنیا کی قومیں موعود کی منتظر ہیں۔ پس ختم نبوت کا وہ نظریہ اور اس کی وُہ تشریح جو غیر احمدی۔ یا عیسائی وغیرہم کرتے ہیں۔ ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔

احمدیت کا غلبہ کاملہ تامہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کہا کرتے ہیں چونکہ ابھی تک اسلام کو غلبہ کاملہ تامہ حاصل نہیں ہوا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ اسی لئے مبعوث ہوئے تھے۔ لہذا حضرت مرزا صاحبؑ سچے نہ تھے۔ اس کا جواب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرما دیا ہے۔ یعنی حضور نے واضح طور پر لکھا ہے۔ کہ یہ غلبہ کاملہ تامہ تین سو سال کے اندر ظہور پذیر ہوگا۔ "الفضل" (۱۰-مئی) میں یہی جواب دیا گیا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مولوی صاحب لکھتے ہیں:

(ل) "کیا اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ تین سو سال تک مرزا صاحب کی صداقت ملتوی ہے"

(ب) "مقصد ان کا یہ ہے۔ کہ موجودہ نسل تین سو سال تک خاموش رہے۔ تین سو سال جب گزر جائیں گے۔ اس وقت کا حال خدا کو معلوم کیا ہوگا۔

(ج) اب سوال ہمارا یہ ہے۔ کہ آپ لوگوں نے مرزا صاحب کو پہلی صدی میں کیوں سچا مان لیا۔ تین سو سال گزرنے دیجئے۔ پھر دیکھئے۔ کہ کیا ہوتا ہے؟"

افسوس! آج کل اسی قسم کے لچر اور پوچ اعتراضات مولوی ثناء اللہ صاحب کا سرمایۂ افتخار رہ گئے ہیں۔ کیا غلبۂ کاملہ تامہ کے لئے تین سو برس کا عرصہ مقرر کرنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے نہیں۔ مولوی صاحب! بے شک بڑ کے درخت کے پورے پھیلاؤ کے لئے ایک عرصہ مقرر ہوتا ہے۔ مگر عقلمند انسان تو اسے پہلے دن ہی۔ بلکہ بیج کو دیکھ کر ہی شناخت کر لیتے ہیں۔ کہ یہ بڑ کا درخت یا بڑ کا بیج ہے۔ جو بہت بڑھے گا اگر اس درخت کے اُگنے پر چند ماہ گزریں۔ اور اس کے پتے وغیرہ بھی نکل چکے ہوں اور عام لوگ بھی اسے بڑ کا درخت تسلیم کرنے لگ جائیں۔ تب بھی مولوی ثناء اللہ صاحب یہی کہتے رہیں گے۔ کہ بھائیو! ابھی اس کو بڑ کا درخت مت تسلیم کرو۔ جب تک بیس سال گزرنے پر ہم اس کا پھیلاؤ نہ دیکھیں گے۔ اسے بڑ کا درخت تسلیم نہیں کریں گے۔ آہ! مولوی صاحب اور ان کے ساتھی درختوں اور پَودوں کو تو پہلے دن ہی شناخت کر لیتے ہیں۔ مگر خدا کے فرستادہ کی شناخت ان کے خیال میں تین سو سال پر ملتوی ہو گئی ہے۔ مولوی صاحب! تین سو سال کے عرصہ کا ذکر امر واقعہ کا بیان ہے۔ موجودہ نسل خاموش رہے۔ یا شور مچائے صادق کی سچائی پر اس سے کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے بیسیوں۔ بلکہ ہزاروں دلائل ہیں۔ کیا صرف یہی تین سو سال والی دلیل ہے۔ ان دلائل کی موجودگی میں ہم خدا کے نبی کا انکار کیونکر کر سکتے ہیں۔ اور کیوں نہ آپ لوگوں سے مطالبہ کیا جائے کہ آپ بھی انہی دلائل کی بناء پر حضور علیہ السلام کو راستباز تسلیم کریں۔ ہاں تین سو سال والے غلبہ کی علامات بھی ظاہر ہیں۔ اور مومنانہ نظر ہو تو اس غلبہ کو ایک مشہود و محسوس فعل دیکھتی ہیں۔ کیا پہلی رات کے چاند کو اس لئے چاند تسلیم نہ کرنا۔ کہ ابھی یہ بدر نہیں بنا۔ انتہائی غلطی نہیں؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تبارک الذی نزل الفرقان علےٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔ کیا جب تک آپ جہان کے ایک ایک شخص کو نہ ڈرالیں۔ آپ کو سچا رسول نہ مانا جائے۔ پھر فرمایا۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ کہ میرے رسول ہی غالب ہُوا کرتے ہیں۔ کیا صحابہ رضو سابقون کا یہ فرض تھا۔ کہ حضور پر ایمان نہ لاتے۔ جب تک کم از کم مکہ فتح نہ ہو جاتا۔ مگر جانتے ہو۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا (الحدید)

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ یمحو اللہ بی الکفر کہ اللہ تعالےٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹا دے گا۔ کیا جب تک کفر بالکل مٹ نہ جاتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایمان لانا بقول امرتسری مکذب رہا تھا؟ اصل بات یہ ہے۔ کہ دلائل ساطعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی ثابت ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نہ ماننے پر تلے ہُوئے ہیں۔ اس لئے تین سو سال والی بات کا انتظار کرنا چاہتے ہیں۔ مگر مرنے کے بعد کون ان کو ایمان لانے کے لئے کہنے جائے گا۔

انبیاء علیہم السلام کی کامیابی کا جو معیار ہے۔ اس کے رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کامیاب ہُوئے ہیں۔ اور جو مقاصد آپ کی ذاتی۔ اور شخصی زندگی سے وابستہ تھے۔ وُہ سب کے سب پورے ہو گئے۔ اس لئے آپ کا سفر آخرت حسرت کا سفر نہ تھا۔ بلکہ خوشی اور خرمی کا سفر تھا۔ ہاں جو آپ کی نبوت والی زندگی کے مقاصد ہیں۔ ان کا بیشتر حصہ ابھی پُورا ہونا باقی ہے۔

تاقیامت ہونے والے ایک ایک انسان کو خدا رسیدہ بنانا یا اس تک دعوت حق پہونچانا یہ ان مقاصد کا خلاصہ ہے اس لحاظ سے یہ کہنا بھی درست ہے کہ ابھی اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا ان دونوں بیانوں میں کوئی تناقض نہیں صرف مولوی صاحب کی سمجھ کا نقص ہے

آخری فیصلہ پر فیصلہ کن مناظرہ

اسی پیش نظر پرچہ میں ایک صاحب محمد عبد اللہ صاحب ثالث جماعت احمدیہ قادیان اور لاہوری فریق کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ "مشترک مخالف" (مولوی ثناء اللہ صاحب) کے ساتھ آخری فیصلہ کے اعلان پر فیصلہ کن مناظرہ کریں۔ تاکہ آئندہ کو یہ نزاع ختم ہو جائے

ہمارا جواب یہ ہے کہ ہمارے نزدیک تو کوئی نزاع نہیں۔ واضح بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی صاحب کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ تاجھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے اور جماعت اہلحدیث پر حجت تمام ہو۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس طریق فیصلہ کو منظور نہ کیا۔ بلکہ صاف لکھا کہ کوئی دانا اس کو منظور نہیں کر سکتا ہاں مولوی صاحب نے یہ معیار منظور کیا تھا۔ کہ بدکار اور جھوٹے کو لمبی عمر ملتی ہے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا دیکھ رہی ہے۔ اور خدا کرے کہ لمبے عرصہ تک دیکھے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مہلت پا گئے اور پا رہے ہیں۔ پس اب یہ امر تو کوئی نزاع کے قابل نہیں۔ ہاں اگر اہلحدیثوں کو گمان ہے کہ وہ آخری فیصلہ کے متعلق باقاعدہ مناظرہ کرنے کی تاب رکھتے ہیں۔ تو ایک شخص کو اپنا نمائندہ مقرر کر کے اعلان کریں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی اعلان ہو جائیگا۔ اور پھر آخری فیصلہ کے متعلق باقاعدہ فیصلہ کن تحریری و تقریری مناظرہ ہو سکے گا۔ مگر سالہا سال کا تجربہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس طرف کبھی نہ آئیں گے۔ وہ تو آجکل ہجو من دیگرے نیست کے دعویٰ کے سوا کچھ نہیں جانتے

اسلامی پردہ اور ہندو صاحبان

تعجب ہے کہ ایک طرف تو ہندو صاحبان حد سے بڑھی ہوئی آزادی کے نتائج کے خلاف شور مچا دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف اسلامی پردہ کو قید اور مسلمان عورتوں کے لئے ظلم بھی کہتے جاتے ہیں۔ حالانکہ مسلمان خواتین پردہ کے باوجود سیر و تفریح اور اپنی دیگر ضروریات کے لئے باہر جا سکتی ہیں۔ پھر جن لوگوں نے تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ مسلمان عورتوں نے اپنے زمانہ عروج میں پردہ کی پابندی کے باوجود بڑی بڑی قومی و ملکی خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ بڑے بڑے خونریز جنگوں میں شامل ہوئیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی رہیں۔ انہوں نے خود علوم حاصل کئے۔ مردوں کو پڑھایا۔ دنیا میں حکومتیں کیں۔ اس وقت بھی پنجاب اسمبلی میں ہماری ایک مسلمان بہن پردہ کی پابندی کے ساتھ قوم و ملک کی خدمت کر رہی ہیں پس اسلامی پردہ مسلمان عورتوں کی مذہبی و سیاسی ترقی میں کوئی روک نہیں۔ اگر کوئی خاندان خلاف قرآن کریم اپنی مستورات کو چاردیواری کے اندر بند رکھتا۔ یا ان کو دنیاوی علوم سے محروم رکھتا ہے۔ تو یہ اس کا ایک رسمی پردہ ہوگا۔ قرآن کریم سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

قرآن کریم نے جس پردہ کا حکم دیا ہے۔ اس میں عورتوں کو غیر مردوں کے سامنے اپنی نگاہیں نیچی رکھنے اور اوڑھنی کے ذریعہ اپنی زیب و زینت چھپانے کا ذکر ہے۔ اور اس کا ذکر ان بد اخلاقیوں اور بے حیائیوں کو دور کرنا ہے۔ جو غیر مرد عورتوں کے خلا ملا۔ اور ان کے سامنے زیب و زینت کے اظہار سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور ہم تو اس آزادی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو ابھی دیکھتے ہیں۔ کہ اکثر ہندو شرفاء کی بہو بیٹیاں جب بوقت ضرورت گھر سے نکلتی ہیں۔ تو ان کے گھونگٹ اس قدر دراز ہوتے ہیں۔ کہ ان کو چلنا مشکل ہوتا ہے حال ہی میں ایک سناتنی پنڈت صاحب نے ۱۴، ۱۵ر مئی ۳۸؁ء کو سناتن دھرم یووک سبھا فیروزپور شہر کے سالانہ جلسہ میں ہندو عورتوں کی حد سے بڑھی آزادی اور فیشن پرستی کے بدنتائج کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ کہا وہ بھی دراصل وہی تھا جو اسلام نے قرار دیا ہے چنانچہ انہوں نے فرمایا "میں ہندو استریوں کے بناؤ سنگار کا مخالف نہیں۔ وہ اپنا بناؤ سنگار بے شک کریں۔ مگر یہ سب کچھ ان کو اپنی چاردیواری کے اندر اپنے پتی کو خوش کرنے کے لئے کرنا چاہئے لیکن جس وقت وہ باہر نکلیں۔ تو ان کے اوپر کھدر کی ایک لمبی چادر ہونی چاہئے۔ یہی وہ ہمارا سناتنی پردہ ہے۔ جس پر ہمارے زمانہ قدیم کی ہندو استریاں عمل پیرا رہیں"۔

یہی اسلامی پردہ ہے جو پنڈت صاحب نے اپنی تقریر میں بیان فرمایا اور جس پر بقول ان کے زمانہ قدیم کی ہندو استریاں عمل پیرا رہیں چنانچہ انہوں نے بطور مثال کہا۔ جب پانڈو نے دروپتی کو جوا میں ہار دیا۔ تو دریودھن نے ایک شخص کو دروپتی کو لانے کے لئے بھیجا۔ اس وقت دروپتی نے یہی جواب دیا۔ کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اس وقت میرے پاس سوائے ایک کپڑے کے اور کوئی کپڑا نہیں۔ اس حالت میں میں ننگے سر اور کھلے مونہہ سبھا میں کیسے جا سکتی ہوں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ پردہ کا یہ مفہوم جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ وہ آج سے کئی ہزار سال پہلے بھی موجود تھا۔ یعنی عورتیں کھلے مونہہ غیر مردوں کے سامنے نہیں جایا کرتی تھیں۔

پھر اسی اصل کو جو قرآن کریم نے مرد عورت کی باہمی اختلاط کی خرابیوں کے انسداد کا پیش کیا ہے۔ پنڈت دیانند جیسے انسان کو بھی جنہیں ساری عمر اسلام میں کوئی خوبی نظر نہ آئی تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں لڑکے لڑکیوں کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ لڑکیوں کی درسگاہ میں معلمہ نوکر چاکر عورتیں ہوں لڑکوں کے معلم وغیرہ مرد۔ عورتوں کی درس گاہ میں وہ لڑکے اور مردوں کی درس گاہ میں لڑکیاں نہ جانے چاہئیں۔ جن کی عمر پانچ برس یا اس سے زیادہ ہو۔

پھر برہمچاری مرد و عورت کے متعلق لکھتے ہیں۔

"جب تک وہ برہمچاری یا برہمچارنی رہیں۔ تب تک ان کو مندرجہ ذیل آٹھ قسم کے سنگھن (زنا) سے بچا رہنا چاہئے ایک دوسرے کو دیکھنا چھونا۔ خلوت میں بیٹھنا۔ باہمی گفتگو۔ شہوت انگیز کلام آپس میں کھیلنا۔ شہوت انگیز خیالات۔ اور صحبت"۔

پنڈت دیانند جی کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جس طرح اسلام عورتوں مردوں کو غض بصر یعنے نیچی نگاہیں رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اسی طرح پنڈت جی برہمچاری مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا اور باہمی میل و ملاقات اور گفتگو کو برا ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس کو از قسم زنا قرار دیتے ہیں۔ پھر اسلام تو عورتوں کو ضروری پردہ کا حکم دیتا ہے۔ لیکن پنڈت جی برہمچاری مرد اور عورت پر اس قدر سخت پابندی عائد کرتے ہیں۔ کہ ان کا اپنے والدین یا اپنے کسی عزیز سے عزیز رشتہ دار سے ملنا تو درکنار ان سے خط و کتابت بھی نہیں کر سکتے پس اسلامی پردہ مسلمان عورتوں کے لئے قید نہیں بلکہ ان کی اخلاقی و روحانی ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔

خاکسار

محمد علی از فیروزپور

موضع نوشہرہ مجا سنگھ میں جماعت احمدیہ کا کامیاب جلسہ

ان دنوں جماعت احمدیہ ضلع گورداسپور میں اپنی اندرونی تنظیم کے لئے بعض جلسے کر رہی ہے۔ اس تجویز کے ماتحت حلقہ فیض اللہ چک و تھہ غلام نبی میں جلسوں کی تجویز تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ غیر احمدی مولویوں کو بھی اس کی بھنک پڑ گئی اور انھوں نے بھی نوشہرہ مجا سنگھ متصل تھہ غلام نبی میں ۱۱-۱۲ جون کو جلسہ کرنے کا اعلان کر دیا۔ اور اپنے اشتہار میں جماعت احمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج بھی دیدیا نیز اشتہار میں نہایت دلآزار الفاظ بانئے سلسلہ احمدیہ کے متعلق استعمال کئے۔ اور آپ کو نعوذ باللہ متنبی لکھا اس پر جماعت ہائے احمدیہ فیض اللہ چک ہیں چک اور تھہ غلام نبی کی طرف سے ۱۲-۱۳ جون ۱۹۳۸ء کو اسی گاؤں میں جلسہ منعقد کرنے کی تجویز کی گئی۔ اس جلسہ کیلئے موزوں جگہ حاصل کرنے میں غیر احمدیوں کی ریشہ دوانیوں کے باعث سخت دقتیں پیش آئیں لیکن انکی انتہائی مخالفت کے باوجود سردار ویر سنگھ اور سردار سرین سنگھ نمبرداران نے ہمیں اپنی پسندیدہ جگہ پر جلسہ منعقد کرنیکی تحریری اجازت دیدی۔ آخر مخالفین نے پولیس کو غلط رپورٹیں دے کر ہمارے رستہ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ چنانچہ سب انسپکٹر صاحب تھانہ رینہ نے ان دونوں نمبرداروں کو تھانہ میں طلب کیا۔ اس کی اطلاع ملنے پر ہمارے بھی بعض دوست وہاں پہنچ گئے۔ ان سے بات چیت کرنے پر تھانیدار صاحب کے اعتراضات بھی دور ہو گئے۔

۱۲ جون ۱۹۳۸ء کو علی الصباح جلسہ گاہ کو درست کیا گیا۔ اتنے میں قریباً دو درجن نواحی دیہات کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں وہاں پہنچ گئے۔ قادیان سے بھی بعض دوست پہنچ گئے نیشنل لیگ کور کے قریباً ایک سو والنٹیر اپنی وردیوں میں باقاعدہ مارچ کرتے ہوئے پہنچے۔

جلسہ کے آغاز میں پہلے بعض طلبا مدرسہ احمدیہ کی تقاریر ہوئیں۔ اس کے بعد مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی جس میں غیر احمدی مولویوں کے اعتراضات کے جواب دئے اور اس چیلنج کی حقیقت آشکارا کی جو ان کی طرف سے ہمیں موصول ہوا تھا ان کے بعد گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی دل محمد صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ اور جلسہ نماز اور کھانے کے لئے ملتوی ہوا۔

دوسرے اجلاس میں گیانی صاحب مولوی محمد شریف صاحب۔ مولوی دل محمد صاحب اور جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے اور مہاشہ محمد عمر صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ جو بہت پسند کی گئیں۔ مولوی دل محمد صاحب اور جناب چودھری صاحب کی تقریروں میں پبلک کی طرف سے نعروں کی صورت میں اظہار تحسین کیا گیا۔ مہاشہ صاحب کی تقریر کے بعد ایک غیر احمدی مولوی صاحب اور ایک اور شخص نے بعض سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب مولوی دل محمد صاحب اور مولوی محمد شریف صاحب نے دئے اور چھ بجے کے قریب جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

۱۳ کی صبح کو جناب مولوی عبدالمغنی خاں صاحب ناظر دعوت و تبلیغ خود وہاں پہنچ گئے۔ اس روز اگرچہ بارش بہت ہو رہی تھی۔ تاہم جب بارش تھمتی۔ تقریر شروع کر دی جاتی۔ اس روز مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر اور مولوی محمد شریف صاحب نے تقریریں کیں۔ ۳ بجے بعد دوپہر نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں۔ اس کے بعد جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے مختصر سی تقریر میں تمام ان دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ جن کی کوشش سے یہ جلسہ کامیاب ہوا۔ اور بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ جلسہ کے دوران میں بھی مخالفوں کی طرف سے کوشش کی گئی۔ کہ جلسہ گاہ کو خالی کرالیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں انہیں ناکامی ہوئی۔ اس سلسلہ میں آئندہ جلسہ ۱۸-۱۹-۲۰ جون ۱۹۳۸ء کو تلونڈی جھنگلاں میں منعقد ہوگا۔

اعلان

آئندہ سہ سالہ انتخاب کے سلسلہ میں میاں کرم الدین صاحب کو جماعت احمدیہ کھیوہ چک ۱۴۶ ضلع لائل پور کیلئے سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

324

باجلاس جناب چودھری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم

ملتان تحصیل

واحد بخش و محمد یار۔ محمد بخش نابالغ پسران امام بخش عرف اموں بہ سر براہی امام بخش
امام بخش ولد محمد حسن قوم جٹ ولین سکنہ موضع چھیرانوالہ تحصیل ملتان ڈاکخانہ ٹائیپور

بنام

مسماۃ حلیمہ بیوہ نور محمد و ذوالفقار ولد غلام حسن نابالغ بہ سر براہی جان محمد۔ اللہ دتہ
ولین۔ حیات ولد غلام حسن اقوام جٹ ویلن سکنائے موضع چھیرانوالہ ڈاک
خانہ ٹائیپور تحصیل و ضلع ملتان مسماۃ رحمت دختر وعدہ اللہ وڈایہ ولد محمد بخش
احمد بخش ولد ماہی مسماۃ ست بھرائی بیوہ خدا بخش۔ محمد رمضان۔ صادق محمد۔
پسران غلام فاطمہ۔ مسماۃ اللہ وسائی دختر قادر بخش۔ محمد رمضان۔ خان محمد پسران
اللہ وسایا۔ وارث محمد ولد ملکھا۔ غلام حسن۔ محمد حسن۔ خان محمد۔ علی محمد شیر محمد
پسران چراغ۔ بہاول دراول پیر بخش پسران چانن اقوام جٹ کارلو سکنائے
نواب پور۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل ضلع ملتان۔ جان محمد۔ خان محمد پسران دتہ اقوام
ویلن مراد۔ داد اقوام جٹ ویلن سکنائے چھیرانوالہ ڈاک خانہ ٹائیپور تحصیل و ضلع ملتان
کرم حسین۔ ریاض حسین پسران بہاول وارث۔ اللہ ڈایا۔ غلام محمد پسران کرم خاتون بہاول
ولد چراغ قوم جٹ کارلو سکنائے نواب پور ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع ملتان۔

حکم چند ولد رام کشن قوم اروڑہ ریلادادی سکنائے بیرون لوہاری دروازہ
ملتان شہر فریق ثانیاں۔

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ ۵۰۴ کھتونی ۷۲۹ متعلقہ کرکیاں والہ موضع بہن
چک تہار تحصیل و ضلع ملتان برقبہ ۳۹۶ کنال ۴ مرلہ مندرجہ جمعبندی ۳۷-۱۹۳۶ء

اشتہار تقسیم اراضی

بمقدمہ صدر۔ فریق ثانیاں مذکورہ بالا کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔
کہ وہ مورخہ ۲۷/۶/۳۸ کو بمقام ملتان بغرض بیان دہی حاضر عدالت
ہذا آویں۔ کیونکہ طریقہ تقسیم منظور شدہ کی نظر ثانی منظور ہو چکی ہے۔ اور طریقہ
تقسیم منظور شدہ میں قدرے ترمیم ہوئی ہے۔ اس لئے فریق ثانیاں کا بغرض
بیان دہی حاضر عدالت آنا نہایت ضروری ہے۔

آج بتاریخ ۱۱/۶/۳۸ کو بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا
گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

جدید محلہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ محلہ جدید جس کے قطعات کی
فروخت کے متعلق الفضل میں اعلان ہوتا رہا ہے۔ اس کا نام محلہ دارالشکر غربی
رکھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ محلہ دارالشکر کے ساتھ متصل غربی جانب واقع ہے۔ اور
دارالشکر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا رکھا ہوا نام ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں
اور چونکہ اس محلہ میں اب تھوڑے قطعات خالی رہ گئے ہیں۔ اور یہ محلہ موقع کے
لحاظ سے سارے محلوں سے سستا ہے۔ اس لئے جو دوست اس محلہ میں زمین خریدنی
چاہیں۔ وہ فوراً توجہ فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ایم۔ اے۔ قادیان۔

باجلاس جناب چودھری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم

ملتان تحصیل

امام بخش عرف اموں ولد جنید قوم جٹ ویلن سکنہ موضع ویلن تحصیل و ضلع ملتان

بنام

جان محمد و خان محمد پسران دتہ۔ اقوام جٹ ویلن۔ نظر محمد خود منجانب مشتاق احمد
نابالغ چچازاد بھائی و منجانب غلام رسول برادر خود و وارث غلام محمد برادر متوفی
خود۔ غلام حسین محمد حسین۔ خان محمد۔ علی محمد پسران چراغ۔ شیر محمد نابالغ۔ بہ سر براہی
غلام حسین برادر خود و بہاول بخش وراول۔ پیر بخش پسران چانن اقوام جٹ کارلو
سکنائے موضع نواب پور۔

حکم چند ولد رام کشن قوم اروڑہ ابلادادی سکنائے ملتان شہر بیرون لوہاری
دروازہ ملتان شہر۔ دوکان آڑہت۔ مسماۃ حلیمہ بیوہ نور محمد۔ ذوالفقار نابالغ
ولد علی حسن بہ سر براہی جان محمد ولد دتہ۔ حیات ولد غلام حسن اقوام جٹ ویلن
سکنائے موضع ویلن۔ کرم حسین۔ ریاض حسین پسران بہاول وارث محمد۔ اللہ ودایا
غلام محمد پسران کرم خاتون اقوام جٹ کارلو سکنائے نواب پور۔ مراد ولد داد
قوم جٹ ویلن۔ سکنہ موضع ویلن تحصیل ضلع ملتان ڈاک خانہ نواب پور فریق ثانیاں

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ نمبر ۸۲ کھتونی ۱۵۸ تا ۱۶۰ نمبر تعلق واقعہ موضع
ویلن چک تہار برقبہ ۲۷ کنال ۱۱ مرلہ تحصیل ملتان۔

اشتہار تقسیم اراضی

بمقدمہ صدر۔ چونکہ طریقہ تقسیم منظور شدہ میں نظر ثانی منظور ہو چکی ہے۔
اور اس میں قدرے ترمیم ہوئی ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا جملہ فریق ثانیاں
مذکورہ بالا کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۷/۶/۳۸ کو بمقام ملتان بغرض بیان دہی
حاضر عدالت آویں۔ ورنہ اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۱/۶/۳۸ کو بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا
گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

مژدہ مژدہ مژدہ

محمود سلور جوبلی کی خوشی میں جماعت احمدیہ کو دعوت

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پچیس ۲۵ سالہ خلافت جوبلی کی خوشی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریباً پچاس کتب اور سلسلہ کے دیگر لٹریچر میں سے بھی تقریباً پچاس کتب سٹوں کی شکل میں جمع کر دی گئی ہیں۔ اور قیمت اس قدر کم کر دی گئی ہے کہ غریب سے غریب دوست بھی لٹریچر خرید کر احمدیت کا پیغام ہر طبقے میں بآسانی پہنچا سکتے ہیں۔ اور بالکل قلیل رقم ارسال فرما کر کافی لٹریچر منگا سکتے ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چالیس کتب صرف ۔/۴ میں حاصل کر سکتے ہیں:۔ احباب اس نادر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مندرجہ ذیل سٹ خرید فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے دلوں میں خود تحریک فرمائے۔ تا آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب تمام دنیا میں پھیلا دیں۔ آمین ثم آمین

سٹ نمبر ۱ سابقہ قیمت چار روپے (للعہ) موجودہ رعایتی قیمت دو روپے (عہ)

بیس کتب حضرت مسیح موعودؑ } فتح اسلام۔ توضیح مرام۔ آسمانی فیصلہ۔ نشان آسمانی۔ حجۃ الاسلام۔ انوار الاسلام۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ تحفہ قیصریہ۔ کشتی نوح۔ ستارہ قیصرہ۔ رسالہ جہاد۔ ستارہ دھرم۔ نور القرآن حصہ اول و دوم۔ پرانی تحریریں۔ تقریریں۔ درثمین فارسی۔ درثمین اردو۔ سبز اشتہار۔ الوصیت

سٹ نمبر ۲ سابقہ قیمت ساڑھے تین روپے موجودہ قیمت ڈیڑھ روپیہ

بیس کتب حضرت مسیح موعودؑ } اتمام الحجۃ۔ اربعین کامل۔ ضرورت الامام۔ سراج منیر۔ استفتاء اردو۔ تحفۃ الندوہ۔ ضیاء الحق۔ چشمہ مسیحی۔ حجۃ اللہ۔ نسیم دعوت۔ پیغام صلح۔ کشف الغطاء۔ الانذار۔ الندامن وحی السماء۔ ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ حقیقۃ المہدی۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ آریہ دھرم۔ احمدی غیر احمدی میں فرق

سٹ (امتحانی کتب ۱۹۳۸ء) نمبر ۳ سابقہ قیمت تین روپے پانچ آنہ موجودہ قیمت دو روپے

کتاب البریہ۔ منن الرحمٰن۔ نسیم دعوت۔ مسیح ہندوستان میں

سٹ نمبر ۴ سابقہ قیمت پانچ روپیہ نو آنہ موجودہ قیمت تین روپے بارہ آنے

براہین احمدیہ حصہ اول۔ دوم۔ سوم۔ بخاری شریف پارہ اول از سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ ذکر حبیب۔ ملفوظات مسیح موعودؑ۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز۔ فتح اسلام۔ کشتی نوح

سٹ نمبر ۵ سابقہ قیمت تین روپے آٹھ آنہ موجودہ قیمت دو روپے

بیس نفیس کتب سیرت مسیح موعودؑ۔ تبلیغ حق۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز۔ اچھوتوں کی حالت زار۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ نبراس المومنین۔ قبر مسیح۔ منصب خلافت۔ دنیا کا ہادی اور غیر مسلم دیویاں۔ اسمہ احمد۔ وصیت حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب۔ اچھوتوں کی درد بھری کہانیاں۔ جماعت احمدیہ۔ چہل احادیث۔ حقیقۃ الامر۔ تجلیات الٰہیہ۔ اسوہ کامل۔ ضرورت الامام۔ زلزلہ بہار۔ آہ نادر شاہ کہاں گیا۔ ایک تازہ نشان کا ظہور

تازہ شائع شدہ:۔ لیکچر سیالکوٹ در سو نسخے ۱۳ر احمدیت یعنی حقیقی اسلام انگریزی مجلد اعلےٰ صرف ۱۳ر

نوٹ:۔ (۱) سٹ نمبر ۱ اور سٹ نمبر ۲ میں خاص طور پر رعایت دی گئی ہے۔ یعنی صرف ۔/۴ میں حضرت مسیح موعود کی چالیس کتب دی گئی ہیں۔ حضرت کی جوبلی کی خوشی میں یہ خاص رعایت ہے (۲) اگرچہ کتب کی قیمت پہلے ہی کم کر دی گئی ہے۔ لیکن جو صاحب تین یا تین سے زیادہ سٹ اکٹھے خرید فرمائینگے ان کو ۱/۴ حصہ قیمت کی مزید رعایت دی جائے گی۔ (۳) یہ تمام رعایت صرف سٹوں کی صورت میں ہوگی۔ الگ الگ کتب کی قیمت اصلی ہی لگائی جائیگی (۴) سردست یہ رعایت آخر جولائی ۱۹۳۸ء تک ہوگی۔ (۵) جن اصحاب کے آرڈر پہلے موصول ہونگے ان کے حقوق کو مقدم رکھا جائیگا۔ (۶) ہر کتاب کے مکمل اور عمدہ ہونے کی ذمہ داری مینیجر بکڈپو پر ہوگی۔ (۷) ہر ایک آرڈر کی موصول ہونے کے بعد جلدی سے جلدی تعمیل کر دی جائے گی۔ (۸) آرڈر یا چٹھی وغیرہ براہ راست مینیجر بکڈپو کے نام آنی چاہیے۔ تاکہ جلدی تعمیل کی جا سکے۔ (۹) محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ (۱۰) احباب اپنا نام اور پتہ صاف صاف لکھیں اور نزدیک ترین ریلوے سٹیشن کا نام بھی صاف صاف لکھیں۔ تاکہ ریلوے پارسل بھیجا جا سکے۔

خاکسار:۔ محمد اشرف مینیجر بکڈپو تالیف واشاعت۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روم - ۱۵ ر جون۔ عدیس ابابا کی فتح کی دوسری سالگرہ کی تقریب میں حصہ لینے کے لئے ایک حبشی سردار کو ایسے سینیا سے مدعو کیا گیا تھا۔ جونہی اس نے جوڈا کے شہر کے بت کو جسے اطالوی عدیس ابابا کی فتح کے نشان کے طور پر لے آئے تھے۔ دیکھا۔ اس کا خون ابلنے لگا۔ اس نے تلوار کھینچ لی اور اطالویوں پر حملہ کرنا چاہا۔ اسے فوراً ریوالوروں سے زخمی کر دیا گیا۔ اس کے جانبر ہونے کی کوئی امید نہیں۔

بمبئی - ۱۵ ر جون بمبئی گورنمنٹ کا ایک غیر معمولی اعلان مظہر ہے۔ کہ لارڈ لنلتھگو ۲۵ ر جون کو انگلینڈ جانے کے لئے بیلارڈ سٹیشن پر پہنچیں گے۔ چیف سیکرٹری گورنمنٹ بمبئی۔ کمانڈر بمبئی ڈسٹرکٹ۔ رائل انڈین نیوی کا ایک نمائندہ کلکٹر بمبئی اور کمشنر بمبئی ان کا استقبال کریں گے۔

شنگھائی - ۱۵ ر جون۔ دریائے زرد میں سیلاب آ گیا ہے۔ پانی اس رقبے کی طرف جو جاپان کے ماتحت ہے بڑی تیزی سے تباہی مچاتا ہوا بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جاپانیوں کا اندازہ ہے۔ کہ اس سیلاب سے ڈیڑھ لاکھ اشخاص تباہ ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۵ ر جون لنکا شائر وفد نے جو ہندوستان سے واپس گیا تھا ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں ہندوستانی نمائندوں سے گفت و شنید فیل ہو جانے کا ذکر کیا ہے۔

کلکتہ ۱۳ ر جون۔ لنڈن سے "فارورڈ" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اب جبکہ بنگال میں دہشت انگیزی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ برطانوی پالیسی میں ایک لخت تبدیلی کی توقع کی جاتی ہے۔ برطانوی مدبروں کا خیال ہے۔ کہ عدم تشدد کی پالیسی سے تمام فضا خوشگوار ہو گئی ہے۔ اب مسٹر سبھاش بوس بھی بدل گئے ہیں۔ ان تمام تبدیلیوں کے پیش نظر ان کی یہ رائے ہے۔ کہ ہندوستان کا دارالحکومت دہلی سے کلکتہ تبدیل کیا جائے۔ اسی لئے جب لارڈ لنلتھگو لنڈن جائیں گے۔ تو اس کے متعلق قطعی فیصلہ کیا جائیگا۔ دہلی کو والیان ریاست اور فوجی حکام ٹریننگ کالجوں اور سرکاری دفاتر کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

لکھنؤ - ۱۴ ر جون یکم اپریل سے لیکر اب تک یوپی میں ہیضہ کے ۲۵ ہزار کیس ہوئے ہیں۔ ان میں سے ۱۲ ہزار مہلک ثابت ہوئے۔ پچھلے ۱۰ سال میں اتنے زور سے ہیضہ کبھی نہیں پھیلا۔

بمبئی ۱۵ ر جون۔ آج صبح مسٹر کے ایف ناریمان کو حیدر آباد (دکن) کی طرف سے ایک حکم موصول ہوا۔ جس کے رُو سے ریاست حیدر آباد میں ان کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر ناریمان نے ۱۷ ر جون کو ایک درجن ہندو ملزمان کی طرف سے پیروی کے لئے آنا تھا۔ جنہیں حیدر آباد میں فرقہ وار فساد کے دوران میں دو مسلمانوں کے قتل کے سلسلہ میں سیشن سپرد کیا گیا ہے۔

شملہ ۱۴ ر جون۔ لنڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے کولونیل آفس کے ساتھ تجارتی گفت و شنید شروع کر دی ہے۔

شملہ ۱۴ ر جون۔ کنبھ میلہ پر ہردوار جانے والوں کے متعلق اب صحیح اعداد و شمار موصول ہو گئے ہیں۔ ۱۲ ر مارچ سے لے کر ۱۳ اپریل تک ۵۵۷،۳۵۵ آدمی ریل گاڑیوں کے ذریعہ ہردوار پہنچے۔ ۱۹۲۷ء کے کنبھ کے میلہ پر ۲۲۹۱۶۶ آدمی پہنچے تھے۔ ان دنوں میں ایسٹ انڈیا ریلوے نے ۱۷۳ سپیشل ٹرینیں چلائیں۔

بمبئی ۱۴ ر جون۔ ریڈی ضلع رتناگری میں حال ہی ایک لوہے کی کان برآمد ہوئی ہے۔ اس کان سے کئی لاکھ ٹن لوہا نکلنے کی امید ہے۔

الہ آباد - ۱۲ ر جون سی پی اور برار کی گورنمنٹ نے سیوا سمتی بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کو منظور کر لیا ہے۔

لکھنؤ - ۱۵ ر جون ایک اطلاع مظہر ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے وہ امتناعی احکام واپس لے لئے ہیں۔ جو شیعہ سنی کشیدگی کے پیش نظر ۲ ر جون کو جاری کئے گئے تھے۔ اور جو دفعہ ۱۴۴ کے علاوہ کرفیو آرڈر پر بھی مشتمل تھے۔

لاہور - ۱۵ ر جون مجلس احرار تحریک مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں احراری قیدیوں کی رہائی کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں ضمانت نامے داخل کر رہی ہے۔ چنانچہ آج بھی متعدد قیدیوں کی ضمانت کے سلسلہ میں عدالت میں ضمانت نامے پیش ہوئے۔

اخبار انقلاب لکھتا ہے۔ اب تک مسجد شہید گنج کے مقدمات پر پندرہ بیس ہزار روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ اب پریوی کونسل میں اپیل کا مرحلہ درپیش ہے۔ اپیل دائر ہو چکی ہے۔ چار ہزار روپیہ نقد بطور ضمانت ہائی کورٹ میں داخل کرایا جا چکا ہے۔ لنڈن میں پیروی کرنے کے لئے کم از کم تیس ہزار روپے کی ضرورت ہے۔

کراچی ۱۴ ر جون کراچی کے ایک جوتشی نے کہا ہے۔ کہ ۱۳ ر جون ۱۹۳۹ء کو گاندھی جی فوت ہو جائیں گے۔ نیز یہ بھی کہا کہ ۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۴ء تک کا زمانہ نہایت خطرناک ہے۔ اس دوران میں لڑائیاں ہوں گی۔ زلزلے آئیں گے۔ سیلاب آئیں گے۔ اور بیماریاں پیدا ہوں گی۔ اور اس سات سال کی مدت میں دنیا کی ⅓ آبادی تباہ ہو جائے گی

برلن - ۱۳ ر جون اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یکم فروری ۱۹۳۳ء سے ۳۱ ر مارچ ۱۹۳۶ء تک جرمنی سے ایک لاکھ یہودی نکل چکے ہیں۔

کلکتہ ۱۵ ر جون مسٹر سبھاش چندر بوس صدر آل انڈیا کانگرس نے مسٹر جناح کو ایک مراسلہ ارسال کیا ہے جس میں آل انڈیا مسلم لیگ اور انڈین نیشنل کانگرس کے نمائندوں کے درمیان ایک طرح کی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ اگر مسٹر جناح نے اس تجویز سے اتفاق کیا تو یہ کانفرنس جولائی کے پہلے ہفتہ میں بمقام واردھا منعقد ہو گی۔

لنڈن - ۱۵ ر جون ہسپانیہ اور چین میں شدید بمباری کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ ویلنشیا میں باغی طیاروں نے آج تین مرتبہ بمباری کی۔ جاپانیوں نے آج کینٹن پر دو مرتبہ بمباری کی جسکی وجہ سے شدید مالی نقصان ہوا۔ نقصان جان کا اندازہ ابھی تک نہیں ہو سکا۔

اسکندرونہ ۱۵ ر جون انطاکیہ میں مارشل لا کے باوجود عربوں اور ترکوں میں فساد برپا ہو گیا مسلح ترکوں کے ایک گروہ نے عربوں پر حملہ کر دیا۔ اور خونریز جنگ ہوئی۔ اس کے بعد عورتوں اور بچوں کا جلوس نکلا جو مظاہرہ کرتا ہوا۔ فوجی بارکوں کے پاس پہنچا۔ جہاں فوج نے عورتوں کے جلوس پر گولی چلا دی جس کی وجہ سے ایک خاتون ہلاک ہوئی ارمنیوں اور عربوں کے ایک مشترکہ جلوس نے ترکوں کے کئی مکانات کو نذر آتش کر دیا ترکوں نے انتقامی کارروائی کی۔ اور ارمنیوں کے پچاس مکانات کو آگ لگا دی اور کئی مکانات پر بم پھینکے

شنگھائی ۱۵ ر جون شنگھائی میں ہیضہ کی وبا نے خوفناک صورت اختیار کر لی ہے۔ جاپانیوں نے احتیاط کے طور پر بندرگاہ میں غیر ملکی جہازوں کی آمد و رفت بند کر دی ہے۔

لکھنؤ - ۱۵ ر جون لکھنؤ کے ۱۴ مسلم لیگ کے ممبروں نے لیگ کی رکنیت سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے ایک بیان کے دوران میں کہا ہے۔ کہ رکنیت قبول کرتے ہوئے ہمیں کہا گیا تھا۔ کہ مسلم لیگ مسلمانوں کے مذہبی اور سیاسی حقوق کی نمائندگی کرے گی لیکن لکھنؤ کے مسلمانوں کی مسلم لیگ نے قطعاً رہنمائی نہیں کی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی